کا امکان ہے، یا کھلے چہرے کے ساتھ نامحرموں کے سامنے آنا زیادہ فتنے کا باعث ہے؟ اس لئے اس مسئلے کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہئے، جس تناظر میں شریعت نے اسے بیان کیا ہے، اپنے فہم، وجدان اور ماحول کو شریعت پر چسپاں کرنا نہ عین شریعت ہے نہ منشائے شریعت کے مطابق ہے، نہ اسے دین کی خدمت تصور کیا جاسکتا ہے، اسی لئے اسے قبولیت عامہ بھی حاصل نہیں ہوسکتی۔

اوپر بیان ہونے والی تفصیل یہ بات واضح کرنے کے لئے کافی ہے کہ حجاب اور پردے کی شریعت کے ہاں کیا حیثیت ہے؟ اور اس کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ اگر مقصود شریعت کا حکم جاننا ہو تو اس کے لئے یہ دلائل کافی ثابت ہوسکتے ہیں، باقی ہدایت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

اللہ تعالیٰ کا بے پایاں شکر واحسان ہے کہ السیرہ یہ شمارہ اس کا دسواں شمارہ ہے، گذشتہ شماروں کی طرح یہ شمارہ بھی چار سو صفحات کی ضخامت لئے ہوئے ہے، اس طرح اب تک السیرہ اپنے قارئین کی خدمت میں چار ہزار سے زائد صفحات ہدیہ کرچکا ہے، ان صفحات میں کیا کچھ پیش کیا جاسکا ہے؟ اس کا سرسری جائزہ اس شمارے کے آخر میں دیئے گئے السیرہ کے دس شماروں کے موضوعی اشاریے سے لیا جاسکتا ہے،

ہم اس موقع پر ایک بار پھر اپنے تمام قارئین کے ساتھ ساتھ تمام قلمی معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جس کا بے لوث تعاون السیرہ کو یہاں تک پہنچانے میں مدومعاون ثابت ہوا۔ اور امید رکھتے ہیں کہ نہ صرف یہ تعاون جاری رہے گا، بلکہ اس کا دائرہ مزید، وسیع ہوگا، تاکہ ان موضوعات کا احاطہ کرنے میں بھی ہم کامیاب ہوسکیں، جو اب تک السیرہ کے صفحات میں نہیں آسکے۔

قارئین السیرہ کے یہ امر بھی مسرت کا باعث ہوگا کہ امسال سیرت کانفرنس (زیر اہتمام وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان اسلام آباد) میں ایک بار پھر السیرہ کو سند امتیاز (سیرت ایوارڈ) کا حق دار قرار دیا گیا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سلسلے کو قبول فرمائے، ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے، اور ہمیں اسے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔